اِستحکام مدارس و پاکستان کانفرنس کا التواء

مولانا محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

جب سے وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے ''استحکام مدارس و پاکستان'' کانفرنس کا اعلان کیا اس وقت سے ملک بھر میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں دینِ اسلام، وطن عزیز پاکستان اور دینی مدارس سے محبت رکھنے والوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی، عجیب قسم کا جوش وخروش دیکھنے میں آیا اور دنیا بھر سے آنے والے فیڈ بیک سے اندازہ ہوا کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والا یہ اجتماع صرف قومی اور ملک گیر اجتماع ہی نہیں تھا بلکہ اس اجتماع نے عالمی اجتماع کی شکل اختیار کر لی تھی۔ اکابر کی شب وروز دعائیں اور ہدایات، نوجوانوں کا جوش وخروش، اربابِ مدارس کی فکرمندی، مساجد کے ائمہ وخطباء کی جانب سے اجتماع کی کامیابی کی مہم، ملک بھر کے ہر ضلع اور ہر بستی میں منعقد ہونے والے اجلاس، ہر چوک وچوراہے میں آویزاں بینرز، ہر دیوار پر جگمگاتے ہوئے پینا فلیکس اور سوشل میڈیا پر گردش کرتے اشتہارات، پوسٹیں، مضامین، مباحثے اور مکالمے اس بات کی نوید ثابت ہوئے کہ پاکستان میں دِینی مدارس کی بساط لپیٹنے اور دینی مدارس کو دیوار سے لگانے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوسکتی۔ کانفرنس کی تیاریوں کا یہ عمل اس بات کی غمازی تھی کہ پاکستانی قوم دینی مدارس سے کس قدر بے لوث محبت رکھتی ہے۔

ہمیں اجتماع سے پہلے ملنے والی اطلاعات، کارگزاریوں، فیڈ بیک اور رپورٹس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ اجتماع پاکستان کی تاریخ کا سب سے مثالی، منفرد اور تاریخ ساز اجتماع ثابت ہوگا اور اس میں اندرون وبیرون ملک سے لاکھوں لوگ شرکت کریں گے۔ پہلے دو ماہ تک ملک بھر میں دعوتی اور تشہیری مہم جاری رہی اور اجتماع سے دس دن قبل ہم نے لاہور آکر ڈیرے ڈال لیے، اپنے جملہ رفقاء کو بھی لاہور بلا لیا، 26 مارچ بروز ہفتہ ہم گلشن اقبال پارک لاہور گئے۔ وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے منتخب اراکین، مقامی مسؤولین اور اجتماع کی تیاریوں اور انتظامات کے لیے تشکیل دی جانے والی مختلف کمیٹیوں کے ذمہ داران اور کارکنان اس پارک میں جمع ہوئے۔ ہم نے عصر اور مغرب کی

نمازیں پارک میں باجماعت ادا کیں، پارک کے داخلی اور خارجی راستوں کا جائزہ لیا، اسٹیج بنانے کے لیے جگہ کا تعین کیا، سامعین وحاضرین کے بیٹھنے کی ترتیب سوچی، وضو اور دیگر ضروریات کی فراہمی کا جائزہ لیا، اسٹیج پر تشریف لانے والے مہمانوں کی لسٹ بنائی، سیکیورٹی اور پارکنگ کا خاکہ بنایا بعدازاں ہم گلشن اقبال پارک لاہور کے قریب ہی واقع ایک ادارے جامعۃ الرشید گئے جہاں جا کر مزید امور پر مشاورت ہوئی۔ رات اور اگلے دن صبح کانفرنس کی تیاریوں میں لگے رہے۔ دعوت ناموں کی ترسیل، اہم شخصیات سے ملاقاتیں، مختلف فہرستوں کی تیاری اور دیگر انتظامی امور میں جتے ہوئے تھے کہ اچانک فون آیا کہ گلشن اقبال لاہور میں زوددار دھماکا ہوگیا ہے، یہ اطلاع ملتے ہی دل دھل گیا، عین اسی وقت پنڈال اور اسٹیج کی خدمت پر مامور جامعہ دارالقرآن اور جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے رفقاء نے پارک میں اجلاس بلا رکھا تھا، اسٹیج بنانے والوں، ٹینٹ اور کیٹرنگ والوں کو مدعو کر رکھا تھا، پہلی اطلاع سے تو یوں لگا کہ خدانخواستہ ہمارے یہ نوجوان رفقاء دھماکے کی زد میں نہ آگئے ہوں۔ بے تابی سے حضرت مولانا قاری محمد یاسین صاحب کے صاحبزادے مولانا قاری عزیزالرحمٰن کو فون کیا تو انہوں نے بتایا کہ اجتماع کے انتظامی امور میں مصروف ساتھی تو الحمدللہ محفوظ رہے مگر دھماکا بہت زوردار تھا اور بہت زیادہ جانی نقصان ہوگیا پھر جوں جوں تفصیلات سامنے آتی رہیں تو دکھی کرتی چلی گئیں، پھول سے بچے، معصوم عورتیں اور بے گناہ لوگ اس دھماکے کی زد میں آئے تھے۔ ایک طرف دھماکے کا صدمہ، لہولہو لاہور کی اذیت، بے گناہ جانوں کے ضیاع کا رنج، جب یہ اطلاع پھیلی تو دنیا بھر سے فون کالوں کا تانتا بندھ گیا، پورے ملک میں گلشن اقبال پارک کا نام ''استحکام مدارس وپاکستان کانفرنس'' کی مناسبت سے ہی تو سنائی دیا تھا اس لیے لاہور سے باہر بسنے والوں کو شاید یہ اندازہ ہی نہ تھا کہ یہ پبلک پارک ہے بلکہ لوگ اسے ایک گراؤنڈ سمجھ رہے تھے اور دھماکے اور شہادتوں کی اطلاع ملتے ہی سب سے پہلے وفاق المدارس کے رضاکاروں اور ہم خدام کی خیریت وعافیت کے حوالے سے فکرمند ہو رہے تھے۔ رات گئے تک فون کالیں آتی رہیں، پھر جب ٹوٹے دل اور شکستہ بدن کے ساتھ جا کر بستر پر دراز ہوا تو نیند کیا آتی پوری رات کروٹیں بدلتے اور انتہائی فکرمندی کے عالم میں گزری، اگلے دن جامعہ اشرفیہ لاہور میں جمع ہوئے۔ دھماکے کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال کا جائزہ لیا گیا، مختلف آراء سامنے آئیں لیکن ہم کسی حتمی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے اور یہ طے پایا کہ وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کا ہنگامی اجلاس طلب کیا جائے چنانچہ صرف ایک دن کے شارٹ نوٹس پر اجلاس طلب کیا گیا، ملک بھر سے مجلس عاملہ کے معزز اراکین نائب صدر وفاق المدارس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، راقم الحروف مولانا محمد حنیف جالندھری جنرل سیکرٹری وفاق المدارس العربیہ پاکستان، مولانا انوارالحق نائب صدر وفاق المدارس، مولانا مشرف علی تھانوی خازن وفاق المدارس العربیہ، مولانا قاضی عبدالرشید ڈپٹی سیکرٹری جنرل وفاق المدارس، مولانا حافظ فضل الرحیم مہتمم

جامعہ اشرفیہ لاہور، مولانا امداداللہ، مولانا زبیر احمد صدیقی، مولانا حسین احمد، مولانا مفتی محمد نعیم جامعہ بنوریہ عالمیہ کراچی، مولانا سعید یوسف، مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا اصلاح الدین حقانی، مولانا ارشاد احمد، مولانا ظفر احمد قاسم، مولانا مفتی مطیع اللہ، مولانا عبدالقدوس، مولانا مفتی طاہر مسعود، مولانا مفتی محمد طیب، مولانا ضیاء اللہ اخونزادہ ،مولانا قاری محب اللہ، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا عبدالمجید ناظم دفتر، مولانا عبدالمنان، مولانا قاری محب اللہ اور دیگر شریک ہوئے۔طویل غور وخوض اور آراء کا تبادلہ ہوا، ہمارے سامنے لاہور کی سوگوار فضا بھی تھی، ملک بھر میں پائی جانے والی فکرمندی بھی تھی، اسلام آباد میں عین اس وقت جاری ایک دھرنے، جلاؤ گھیراؤ، توڑ پھوڑ کے بعد مذہبی طبقات کے طرز عمل اور رویوں کے حوالے سے رائے عامہ میں پائی جانے والی تشویش بھی تھی، اس بات کا احساس بھی کہ وفاق المدارس اللہ رب العزت کی ایک ایسی نعمت ہے کہ ملک بھر سے بچہ بچہ بے تابانہ وفاق کی کانفرنس میں سعادت جان کر دوڑا چلا آئے گا، تمام اکابر ایک اسٹیج پر جمع ہونگے، تمام تنظیموں کے قائدین ساری دوریاں بھلا کر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اسٹیج پر ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے آ پہنچیں گے ایسے یادگار موقع پر خدانخواستہ کوئی حادثہ ہو جاتا ہے تو کیا ہوگا؟ دوسری طرف ملک بھر میں ہونے والی محنت، لوگوں کا جوش وخروش ،شہروں شہروں ہونے والے اخراجات، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ذمہ داران اور کارکنان کے احساسات سامنے تھے بلکہ خود میں ذاتی اور ذہنی طور پر کانفرنس کے التواء کو قبول کرنے کی پوزیشن میں نہ تھا اس لیے دونوں پہلو ملک کے جید اور اکابر علماء کے سامنے رکھے، دودن سے ہم **اللھم خرلی واخترلی والھمنی رشدی** کا ورد کر رہے تھے، اکابر کی آراء آئیں اور بالآخر اتفاق رائے سے یہ طے پایا کہ موجودہ صورتحال میں کانفرنس کا التواء کانفرنس کے انعقاد سے زیادہ ضروری، مفید اور نتیجہ خیز رہے گا چنانچہ شہداءِ لاہور کے ورثاء کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے رضا کارانہ طور پر کانفرنس ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور یہ طے پایا کہ یکم اپریل 2016ء جمعہ کو ملک بھر میں یوم دعا منایا جائے گا، تمام مساجد کے ائمہ وخطباء استحکام مدارس واستحکام پاکستان کے موضوع پر اظہار خیال کریں گے، سانحہ لاہور کے شہداء کے درجات کی بلندی، زخمیوں کی صحت یابی اور ملک میں امن وامان کے قیام کے لیے خصوصی دعائیں کی جائیں گی۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ اسلام آباد میں استحکام مدارس واستحکام پاکستان کنونشن انعقاد پذیر ہوگا، اسی طرح یہ بھی طے پایا کہ ملک بھر میں اس سال ختم بخاری، تکمیل قرآن کریم، دستار فضیلت اور تقسیم انعامات کے جملہ اجتماعات استحکام مدارس وپاکستان کے عنوان سے کیے جائیں گے یوں اس ایک کانفرنس کو سینکڑوں کانفرنسوں میں تبدیل کر دیا جائے گا۔مجلس عاملہ کے اجلاس کے بعد ایک پر ہجوم پریس کانفرنس میں تمام اکابر علماء کرام کی معیت میں ان فیصلوں کا باقاعدہ اعلان کیا گیا۔نازک ترین صورتحال سے دوچار وطن عزیز میں اس موقع پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

کے قائدین کے اس فیصلے کا ملک بھر میں بھرپور خیر مقدم کیا گیا اور اسے ایک صائب اور دانشمندانہ فیصلہ قرار دیا گیا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کے شرکاء کے تاثرات، مشاہدات، تجربات اور ملک بھر سے آنے والے فیڈ بیک سے اندازہ ہوا کہ کانفرنس کے انعقاد سے قبل ہی ہم کانفرنس کے اہم اہداف ومقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکے تھے، کیونکہ یہ کانفرنس مدارس بارے بے بنیاد پروپیگنڈے کے توڑ کے لیے انعقاد پذیر ہو رہی تھی اور ملک بھر کے گلی کوچوں میں جس محبت اور خلوص سے دینی مدارس کے کردار وخدمات کے چرچے ہوئے وہ بتاتے ہیں کہ دینی مدارس کو بدنام کرنے کے جتنے جتن کیے گئے وہ سب الٹے پڑے، مدارس کا میڈیا ٹرائل لوگوں کو مدارس سے متنفر کرنے کے بجائے لوگوں کے دلوں میں مدارس کی محبت میں اضافے کا باعث بنا۔ بچے بچے کی زبان اس حقیقت کا اعتراف کر رہی تھی کہ ''آج کے دور میں کسی کی حقانیت جاننے کا آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ دشمن کے تیروں کا ہدف دیکھا جائے جس طرف دشمن کے تیر برس رہے ہوں سمجھ لو کہ حق وہیں ہے'' دینی مدارس کے متعلقین کو تو پہلے بھی اس کا اندازہ تھا لیکن اس کانفرنس کے لیے محنت کرتے ہوئے ادراک ہوا کہ اس ملک کا بچہ بچہ اس حقیقت کو بخوبی جان چکا ہے کہ مدارس کے خلاف نفرت انگیز مہم کے پس پردہ مقاصد کیا ہیں؟۔کانفرنس کے لیے محنت اور ملاقاتیں کرتے ہوئے میری اور وفاق المدارس کے دیگر ذمہ داران کی کئی ایسے لوگوں سے ملاقاتیں ہوئی ہیں جن کے بارے میں ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ دین کے بارے میں اتنے فکر مند اور مدارس دینیہ سے اس قدر بے پناہ محبت رکھتے ہوں گے لیکن ان سے بات چیت کے بعد اندازہ ہوا کہ مدارس کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈے کی وجہ سے انہوں نے از خود مدارس کے کردار وخدمات کا جائزہ لیا، مدارس کا تنقیدی نگاہوں سے مشاہدہ کیا اور پھر دل وجان سے اس بات کے معترف ہوئے کہ مدارس دینیہ کس طرح اس جبر کے دور میں اخلاص اور بے نفسی کے ساتھ تعلیم کے فروغ اور دین کی ترویج واشاعت میں مصروف عمل ہیں۔اس لیے ہم نے یہ تہیہ کیا ہے کہ دینی مدارس کے بارے میں ہر پاکستانی مسلمان تک براہ راست پہنچ کر مدارس دینیہ کے ساتھ عوام الناس کے تعلق اور رابطہ مزید مستحکم کرنے کی محنت صرف کانفرنس تک ہی نہیں بلکہ پورا سال جاری رکھیں گے۔

استحکام مدارس واستحکام پاکستان کانفرنس کی تیاریوں کے دوران لوگوں میں حب الوطنی کے جذبات اجاگر ہوئے ،اس بات کا احساس تازہ ہوا کہ ہمارا مستقبل اور ہمارے دینی مدارس کا استحکام پاکستان کے استحکام سے وابستہ ہے اور اس وطن کی سلامتی اور استحکام ہمیں مدارس اور دینی اداروں کے استحکام کی طرح عزیز ہے۔

''استحکام مدارس وپاکستان کانفرنس'' کی تیاریوں کے دوران ایک اور بات جو ہمارے لیے حوصلہ افزائی کا باعث بنی وہ یہ کہ کانفرنس باہمی اتحاد واتفاق اور یکجہتی کے اظہار کا ذریعہ بنی۔ایک ایسے وقت میں جب ایک ہی خاندان سے

تعلق رکھنے والے افراد کے درمیان فاصلے ہیں، جب ایک مکتب فکر سے تعلق رکھنے والوں کے درمیان تقسیم در تقسیم کا لامتناہی سلسلہ ہے، لوگ ایک ساتھ چلنے کے لیے تیار نہیں، مختلف مزاج اور نظریات کے حامل لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے لیکن اس کانفرنس کی تیاریوں کے دوران وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ذمہ داران کو جو حوصلہ افزاء فیڈ بیک ملا اس نے پاکستان کے دینی مدارس کے سب سے بڑے اور قدیمی نیٹ ورک کے کارکنان کا مورال بہت بلند کیا کہ لوگوں کے درمیان موجود رویوں اور نفرتوں کی خلیج ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کے ذریعے پاٹی جاسکتی ہے اور ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' بلاشبہ سب کے نزدیک ایک ایسا سائبان ہے جس کے سائے تلے ہر جماعت اور ہر مزاج کے لوگ ستانے کے لیے آبیٹھتے ہیں۔

کانفرنس کی تیاریوں کے دوران جو چیز سب سے زیادہ حوصلہ افزاء رہی وہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحقہ اٹھارہ ہزار دینی مدارس کے ذمہ داران کی اپنائیت اور محبت، کام کرنے کا بے لوث جذبہ اور انتھک محنت تھی ۔صرف مدارس کے ذمہ داران ہی نہیں بلکہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی حفظ سے لے کر درس نظامی تک کی کسی بھی سند کے حامل شخص نے وہ مرد تھا یا عورت، وہ حافظ تھا یا عالم، وہ مفتی تھا یا مدرس، وہ امام تھا یا خطیب اس نے اپنی تمام توانائیاں ''اِستحکام مدارس و پاکستان کانفرنس'' کی کامیابی کے لیے صَرف کر ڈالیں، بلکہ ایک دلچسپ معاملہ یہ سامنے آیا کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مدارس سے کسب فیض کرنے والے کئی ایسے لوگوں سے رابطہ ہوا جو صرف چند برس مدارس میں زیر تعلیم رہے پھر وہ اپنی تعلیم مکمل نہ کر پائے اور کسی اور شعبے کو اختیار کر لیا، مدارس سے برسوں سے کوئی رابطہ اور کوئی واسطہ نہیں رہا لیکن اس کانفرنس نے ان کا مدرسہ سے پرانا تعلق تازہ کر دیا اور وہ بھی اس کانفرنس کو اپنی کوئی گھریلو تقریب سمجھ کر اس میں شرکت کی تیاریاں کرنے لگے اور اس کی کامیابی کے لیے مصروف عمل ہو گئے ۔ایسے لوگ جو بیرون ملک مقیم ہیں وہ اپنے خرچ پر اس کانفرنس میں شرکت کے لیے تشریف لانے کے منصوبے بنا رہے تھے بلکہ دیار غیر میں مقیم کئی لوگ کانفرنس کی وجہ سے پاکستان تشریف بھی لا چکے تھے، ایسے لوگ جو دور دراز کے دیہاتوں اور قصبوں گوٹھوں میں اپنی دینی مصروفیات میں لگے ہوئے تھے ان کی کارگزاری سن کر سیروں خون بڑھ جاتا تھا۔

''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی عظیم الشان ''استحکام مدارس و پاکستان کانفرنس '' کے انعقاد کا فیصلہ ایک ایسے وقت ہوا تھا جب پاکستان کے دینی طبقات میں مایوسی کا عالم تھا، جب خوف و ہراس کی کیفیت تھی، جب لبرل ازم کو رواج دینے کے خواب دیکھے جا رہے تھے اور جب مدارس دینیہ کے گرد گھیرا تنگ کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی ایسے میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قائدین کی طرف سے پہلے ڈویژنز کی سطح پر

کنونشنز کے انعقاد نے بیداری کی لہر پیدا کی اور پھر ملک گیر اجتماع کی کال سے ملک بھر کے مذہبی طبقات اور جذبات نے انگڑائی لی، وفاق المدارس کے قائدین نے سطحی ذہن اور جذباتی سوچ رکھنے والے لوگوں کی طرح نہیں بلکہ کمال دانشمندی سے ان جذبات کو دائمی اور سدا بہار بنانے کا فیصلہ کیا امید ہے کہ اس کے دوررس اثرات مرتب ہوں گے۔

یہاں اس بات کی وضاحت بھی ازحد ضروری ہے کہ ایک عرصے سے یہ کوشش کی جاتی رہی کہ مدارس کو اشتعال دلا کر تشدد کے راستے پر ڈالا جائے، مدارس اور قومی اداروں کے مابین تصادم اور کشمکش کی فضاء پیدا کی جائے اور مدارس کو پاکستان میں ایک اچھوت کی حیثیت دے دی جائے جبکہ دوسری طرف سے گاہے یہ بھی کہا جانے لگا کہ پاکستانی مدارس کے ساتھ ترکی جیسا تجربہ دہرایا جاسکتا ہے، ان مدارس کو دیوار کے ساتھ لگایا جاسکتا ہے یا تھوڑی سی محنت کے بعد ختم کیا جاسکتا ہے۔ ایسے میں ماضی کی طرح ایک مرتبہ پھر" وفاق المدارس العربیہ پاکستان" کے قائدین نے پرامن انداز سے مدارس دینیہ کے متعلقین ومحبین کی پرامن افرادی قوت کے اظہار کا فیصلہ کیا، اس کی بھرپور تحریک چلائی، اس کے لیے سرتوڑ محنت کی اور جب مناسب سمجھا اس کے التواء کا اعلان کر کے اپنوں میں ایک تشنگی اور دشمن پر رعب ودبدبہ کی کیفیت برقرار رکھی ہم سمجھتے ہیں کہ گزشتہ چند ماہ کے دوران ملک بھر میں منعقد ہونے والے اجتماعات اور مرکزی اجتماع کی تیاری کے لیے چلائی جانے والی مہم جہاں دکھی دل اسلام پسند جوانوں، ارباب مدارس اور مذہبی طبقات کے لیے حوصلے اور عزم کی تقویت کا باعث بنی وہیں دینی مدارس کے خاتمے کے خواب دیکھنے والوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے بھی کافی ہے۔ اس لیے توقع کی جانی چاہیے کہ اب مدارس بارے غلط اندازے لگانے، غیر دانشمندانہ فیصلے کرنے اور بے بنیاد پروپیگنڈہ کرنے سے گریز کیا جائے گا۔

آخر میں اس کانفرنس کے لیے محنت کرنے والے احباب کا تذکرہ نہ کرنا یقیناً ناانصافی ہوگی۔ کانفرنس کے انعقاد کے فیصلے کے بعد اکابر نے جس طرح دعائیں دیں، شفقتوں سے نوازا، کانفرنس کے انتظامات میں قیمتی مشوروں سے نوازا وہ ہمارے لیے سب سے قیمتی سرمایہ تھا۔ مجھے ذاتی طور پر اللہ کی رحمت سے ہر پہلو پر بھرپور محنت کی توفیق ملی جس پر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجالاتا ہوں کہ یہ سب محض اس کا کرم تھا۔ کانفرنس کی کامیابی کے لیے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قائدین نے شبانہ روز محنت کی، تمام صوبائی ناظمین نے تن من دھن کی بازی لگائی، تمام مسئولین (ضلعی ذمہ داران) نے دن رات ایک کردیا۔ بالخصوص مولانا قاضی عبدالرشد نے پنجاب کا قریہ قریہ چھان مارا، علالت کے باوجود پے درپے سفر کرتے رہے، جنوبی پنجاب میں مولانا زبیر صدیقی نے ہر بستی کا دورہ کیا ،خیبر پختونخواہ میں مولانا انوار الحق ،مولانا حسین احمد اور مولانا اصلاح الدین حقانی اور ان کے رفقاء نے ایسے انداز سے محنت کی کہ قیام پاکستان کے وقت ہونے والے ریفرنڈم کے لیے اکابر کی محنت کی یادیں تازہ کردیں

،بلوچستان میں مولانا مفتی صلاح الدین، مولانا مفتی مطیع اللہ نے دن رات ایک کیے رکھا اور بلوچستان کے کٹھن ماحول میں بیداری پیدا کی، کراچی میں اکابر کی سرپرستی میں مولانا امداداللہ نے اور اندرون سندھ میں مولانا قاری عبدالرشید صاحب نے ہلچل مچادی، آزاد کشمیر میں مولانا سعید یوسف اور مولانا قاضی محمود الحسن اشرف نے تمام مدارس کے ذمہ داران سے رابطے کیے اور دو سو سے زائد گاڑیوں کا قافلہ تیار کیا، ہماری میڈیا کمیٹی کے اراکین بالخصوص مولانا عبدالقدوس محمدی، مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی، مولانا محمد ابراہیم سکرگاہی، عزیزم احمد حنیف جالندھری اور مولانا مفتی سراج الحسن نے جس طرح محنت کی، مسلسل خبریں چلائی جاتی رہیں، مضامین شائع ہوتے رہے، اسلام آباد، لاہور، کراچی، پشاور اور ملتان میں اخبار نویسوں سے رابطہ مہم جاری رہی، ہمارے میڈیا سنٹر نے پندرہ اخبارات کے لیے پورے پورے ایڈیشن کا مواد ترتیب دیا، ان پیج کی فائلیں اور فولڈر تیار کیں، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی دفتر میں مولانا عبدالمجید، چوہدری ریاض عابد، مولانا احمد عماص، مولانا محمد سیف اللہ ابرار اور ان کے رفقاء پوری محنت کے لیے بنیاد کا پتھر ثابت ہوئے، فیصل آباد کے دارالقرآن اور جامعہ امدادیہ کے اساتذہ و ذمہ داران نے انتظامات اپنے ذمہ لیے رکھے، سرگودھا کے مولانا مفتی طاہر مسعود نے سیکیورٹی کی ذمہ داری سنبھالی اور اس کی ترتیب بنائی، جامعہ اشرفیہ لاہور کے احباب بالخصوص حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم اور حافظ اسعد عبید صاحب نے جس خلوص ومحبت اور فیاضی سے کانفرنس کی میزبانی قبول کی، مہمانوں کی خاطر تواضع کی، لاہور ڈویژن کے مسؤلین مولانا مفتی خرم یوسف اور مولانا مفتی عزیز الرحمٰن نے خود کو کانفرنس کے لیے وقف کیے رکھا الغرض ہر کسی نے اپنی بساط سے بڑھ کر محنت کی جس کا اللہ رب العزت سب کو اپنی شان کے مطابق اجر عطا فرمائیں۔ آمین

مدارس خیر کے سرچشمے ہیں

''مدارس مخالف لابی نہ صرف دینی مدارس کی مخالف ہے، بلکہ یہ عناصر اسلام اور انسانیت کے دشمن ہیں۔ ان کی سازشوں ہدف مدارس کا خاتمہ اور علماء کا قتل عام ہے، اگر وہ ان کو ختم کرنے میں ناکام ہوں تو ان کے نصاب کو مسخ کرنا اور ان سے متعلقہ حضرات کو ظلم وزیادتی کا نشانہ بنانا، انہیں دہشت گرد اور متعصب قرار دینا ان کے مقاصد میں شامل ہے۔ دراصل یہ مدارس ان کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتے ہیں، ان مدارس کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ خیر کے سرچشمے ہیں، رُشد وہدایت کے منارے ہیں، وہ ایسے لوگ پیدا کررہے ہیں جو علماء وصلحاء ہیں، جو دین کی حقیقی روح کی حفاظت کررہے ہیں۔''

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم